www.KitaboSunnat.com

چوہدری عبدالحفیظ ایم اے

روزہ اس کی اہمیت اور فضیلت

لغوی معنی

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم لفظ "صوم" جسے قرآن حکیم میں ایک خاص عبادت کے لیے مخصوص کیا گیا ہے، کے لغوی معنی متعین کریں اور پھر دیکھیں کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ اس لفظ کا مادہ ص۔ و۔ م ہے اور صوم کا لغوی معنیٰ ہے "کام سے رک جانا"۔ کسی جگہ پر ٹھہر جانا۔ کھانے پینے، گفتگو کرنے اور چلنے سے رک جانے کو بھی صوم کہتے ہیں۔ لغوی معنی کے لحاظ سے "صوم" کا اطلاق صرف روزے پر ہی نہیں ہوتا بلکہ عربی میں کہتے ہیں۔ صامت الریح ــــ ہوا تھم گئی ــــ صام النہار ــــ ظہر کا وقت ہو گیا (کیونکہ اس وقت آفتاب نصف النہار پر رکا ہوتا ہے۔) اس سے پھر "صامت الشمس" بھی کہا جاتا ہے یعنی سورج نصف النہار پر مرکوز ہے۔ لہٰذا "صوم الصائم" سے مراد کھانے پینے اور ان تمام امور سے باز آجانا ہے جن سے اسے منع کیا گیا ہے۔ گفتگو سے رک جانے کو بھی "صوم" ہی کہتے ہیں۔ سورۂ مریم میں ہے:

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (کہ بے شک میں نے خدا کی رضا کی خاطر چپ کا روزہ رکھا ہے)

اور ساتھ ہی تشریح بھی کر دی:

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ــــ کہ میں آج کسی انسان سے بات نہ کروں گی

قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کہ حضرت مریمؑ کا وہ روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نہ تھا کیونکہ اس سے پہلے خود خداوند کریم کی طرف سے انہیں حکم ہوا تھا:

"فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ" ــــ کھجوریں کھا اور چشمے کا پانی پی، ہاں اگر کوئی آدم زاد آئے تو کہہ دینا میں نے خدا کی رضا کے لیے چپ کا روزہ رکھا ہے۔"

عربی میں بعض اوقات "قائم" کو "صائم" بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ اپنی جگہ پر ساکت ہوتا ہے۔ نابغہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شعر "صوم" کے اس لغوی معنی کو واضح کرتا ہے:

خَيْلٌ صِيَامٌ وَّخَيْلٌ غَيْرُ صَائِمَةٍ تَحْتَ الْعَجَاجِ وَخَيْلٌ تَعْلُكُ اللُّجُمَا

غبار جنگ کے سایے تلے کچھ گھوڑے ثابت قدم (صائم) ہیں اور کچھ گھوڑے حرکت کرتے ہوئے (غیر صائمہ) اپنی لگاموں کو چبا رہے ہیں۔

ابو عبیدہ نے لکھا ہے کہ:

"ہر وہ شخص، جانور یا چیز جو کھانے سے، گفتگو سے یا چلنے سے رک جائے اسے "صائم" کہتے ہیں"

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ صوم کا لغوی معنیٰ ہے "کام سے رک جانا" خواہ وہ کسی نوعیت کا ہو۔

اصطلاحی معنیٰ

اس لغوی معنیٰ کو سامنے رکھتے ہوئے "صوم" کا اصطلاحِ شرع میں معنیٰ یہ ہوگا کہ انسان کا سحری کھا لینے کے بعد غروب آفتاب تک نہ صرف کھانے اور پینے سے رک جانا بلکہ زبان کا جھوٹ، غیبت، چغلی اور یاوہ گوئی سے رک جانا، ہاتھوں کا کسی کو ایذا دینے سے رک جانا، پاؤں کا غیر شرعی سفر سے رک جانا کانوں کا جھوٹ، غیبت، چغلی اور بیہودہ باتوں کے سننے سے رک جانا، نگاہوں کا خیانت سے رک جانا، غرضیکہ "صوم" کا صحیح مفہوم ہی یہ ہے کہ ہر برائی اور ہر خطا سے اپنے دامن کو بچانا اور خدائے کریم کی مقرر کردہ حدود میں پابند رہنا۔

نماز ایک عبادت ہے۔ اس کی کچھ شرائط اور کچھ قواعد وضوابط ہیں۔ مثلاً اگر بلا وضو نماز ادا کی جائے تو نماز نہیں ہوتی، یا نماز پڑھتے پڑھتے کسی سے گفتگو شروع کر دی تو بھی نماز باطل قرار پائے گی ـــــ بالکل اسی طرح اگر روزہ رکھ لینے کے بعد انسان جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان تراشی، بیہودہ گوئی، سبّ وشتم اور دوسرے اعمالِ بد سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تو پھر یہ روزہ، روزہ نہیں بلکہ فاقہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فى ان يدع طعامه وشرابه"

کہ (روزہ رکھنے کے بعد) جو شخص جھوٹ اور غلط کاموں کو ترک نہیں کرتا تو خدا کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بھوک اور پیاس کی کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ کی حکمت

خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لیے عبادات کے جتنے بھی طریقے بتلائے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہے۔ نماز خدا کے وصال کا ذریعہ ہے۔ اس میں بندہ اپنے معبودِ حقیقی سے گفتگو کرتا ہے۔ بعینہٖ روزہ بھی خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاں نماز کے بارے میں یہ ارشاد ہے:——

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" ——کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

وہاں روزے کے بارے میں فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" ——(البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳)

کہ اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو۔

اس آیت میں روزے کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ یہ تقویٰ کا باعث ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ روزہ دوسری تمام عبادات سے بوجوہ منفرد ہے کہ یہ خدا اور بندے کے درمیان راز و نیاز کا معاملہ ہے جبکہ دوسری تمام عبادات مثلاً نماز، حج اور قربانی وغیرہ ظاہری عبادات ہیں جو ظاہری حرکات و سکنات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے باعث ان عبادات میں ریا وغیرہ کا عمل دخل ممکن ہے۔ لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا عامل ظاہری حرکات و سکنات سے بے نیاز ہونے کے باعث ریا جیسی بیماری سے——جو کہ بڑی بڑی عبادتوں پر پانی پھیر سکتی ہے——محفوظ و مامون ہے اس لیے کہ روزہ دار کے روزہ کی حقیقت (کہ وہ روزے سے ہے یا نہیں) خداوند تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوتی——مثال کے طور پر ایک آدمی وضو کرتے ہوئے تین دفعہ کلی کرتا ہے۔ اس وقت پانی اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو اس پانی کا اکثر حصہ اپنے حلق میں اتار سکتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی اس حرکت کو نہیں دیکھ سکتی لیکن ایک چیز اسے پانی کا ایک قطرہ بھی شدید پیاس کے باوجود حلق میں پانی اتارنے سے باز رکھتی ہے اور یہ چیز خداوند کریم کا خوف ہے جس کا دوسرا نام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اپنی خواہش پر اس نے غلبہ پالیا اور یہ تقویٰ (خواہشات پر کنٹرول) انسان کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے مثلاً اگر وہ دوکاندار ہے تو میزان میں کمی بیشی کا مرتکب نہ ہوگا اگر کپڑے کا تاجر ہے تو ماپ میں ہیرا پھیری کی خواہش کا گلا گھونٹ دے گا۔ اگر کسی میڈیکل ہال کا مالک ہے تو دواؤں پر ناجائز منافع حاصل کرکے حصولِ زر کی خواہش کا احترام نہ کرے گا اور اگر ڈاکٹر ہے تو پانی میں رنگ ملا کر غریب مریضوں کا خون چوسنے اور اس طرح زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خواہش کا حصول اس کے لیے ناممکن ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس روزہ انسان کے نفس کی اس طرح سے تربیت کرے گا کہ ہر لحہ خوفِ خدا اس کو گناہوں سے باز رکھے گا اور رضا الٰہی اس کا مقصود ہوگی جو خداوند کریم سے اس کی قربت کا باعث بنے گی۔ اس لیے خداوندکریم نے فرمایا:

اَلصَّوم لِی وَ انا اجزی بِه" (حدیث قدسی) کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا اجر عطا کروں گا[۱]

دوسری حکمت یہ بیان فرمائی:

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ"

—— تاکہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو (یعنی روزے پورے رکھو) اور ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور عظمت کے گن گاؤ۔ اس لیے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی —— تاکہ تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

گویا روزے میں یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ ہم خداوندکریم کی قدر و منزلت پہچانیں اور اس کی ان نعمتوں کا، جو ہم کھاتے ہیں، شکر بجا لائیں اور ظاہر ہے یہ چیز بھی رضا و خوشنودیٔ الٰہی کی بناء پر اللہ تعالیٰ سے قربت کا ایک ذریعہ ہے۔

روزے کے فوائد —— مادی اور روحانی

اسلامی عبادات میں ظاہری اور باطنی ہر قسم کی پاکیزگی کا التزام ہر جگہ موجود ہے۔ نماز اگر آئینہ دل کو مجلّٰی اور مصفّٰی کرتی ہے تو وضو جسمانی طہارت اور پاکیزگی کے لیے نماز کی اولیں شرط قرار پایا۔ اسی طرح

[۱] اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ روزہ کے علاوہ باقی عبادات خداوندکریم کے لیے نہیں ہیں اور ان کا اجر بھی کوئی اور عطا کرے گا بلکہ اس کی وجہ روزے کی افضلیت ہے۔ کیونکہ یہ خالق و مخلوق، مالک و مملوک اور بندہ اور آقا کے درمیان ایک راز کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی حقیقت ماسوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ اسکا خصوصی اجر عطا فرمائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر عورت کو نقاب اوڑھنے کا حکم دیا تو ساتھ قید بھی لگائی:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ"

کہ اے رسولؐ! مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ——

اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جس عورت کی نگاہ عصمت وعفت اور فطری حیا سے خالی ہے اس کے لیے اگر لاکھ نقابوں کا اہتمام بھی کر لیا جائے تو وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لیے "یغضضن من ابصارھن" کی ضرورت پیش آئی۔

روزہ بھی اس حکمت سے خالی نہیں۔ روزے سے جہاں انسان کی باطنی طہارت اور روحانی صحت کا التزام کیا گیا ہے وہاں اس کی جسمانی صحت اور نظامِ انہضام کی خرابیوں کا علاج بھی اس میں موجود ہے پھر یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کثرتِ خوری اور وقت بے وقت کھانا معدے کی امراض کا موجب ہیں۔ اس سے جسمانی نشوونما صحیح طریق پر نہیں ہوتی بلکہ غیر متناسب غذا اور کھانے کے غیر متعین اوقات کی بدولت اکثر لوگ لبِ گور پہنچ جاتے ہیں۔ سال بھر کی ان بے قاعدگیوں کو روکنے اور صحت اور تندرستی کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے یہ لازم تھا کہ انسانوں کو تیس روز تک پابند کیا جاتا کہ وہ متعینہ وقت پر کھائیں پئیں اور مقررہ وقت کے بعد کھانے پینے سے ہاتھ کھینچ لیں —— یہ کیسی حکمت ہے کہ عبادت کے ساتھ ساتھ انسان جسمانی صحت بھی حاصل کرتا ہے اور روح کی پاکیزگیوں کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی صحت بتدریج کمال حاصل کرتی جاتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ رمضان میں اکثر لوگوں کی جسمانی بیماریاں محض کھانے کے اوقات کی پابندی کی بنا پر خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے مفسرین اور ائمہ مجتہدین نے روزے کی دوسری حکمتوں کے ضمن میں حکمتِ صحتِ جسمانی کا ذکر بھی کیا ہے۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے"

یعنی جس طرح زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے جسم بھی بیماریوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

بسیار خوری سے مادیت کا غلبہ بڑھتا ہے اور شہوانی جذبات حملہ آور ہوتے ہیں۔ روزے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دن بھر بھوکے پیاسے رہنے سے جسمانی اعضاء میں کچھ کمزوری آ جاتی ہے جس سے شہوانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبات کے حملے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ بھوک اور پیاس جنسی جذبات کی برانگیختگی کو کچل دیتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اَلصوم جنة" ——————— کہ روزہ ڈھال ہے۔

اس سے مراد صرف یہی نہیں کہ یہ صرف دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے بلکہ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ روزہ جنسی ہیجان نیز مادی اور روحانی ہر قسم کی بیماریوں کے لیے ڈھال ہے اس طرح کہ بھوک پیاس اس کی جنسی خواہشات کو دباکر اسے خداوندِ کریم کی طرف راغب کرتے ہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

"یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحفظ للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فان له وجاء"

کہ اے نوجوانو! تم میں سے جسے نکاح کرنے کی توفیق ہو اسے چاہیئے کہ ضرور نکاح کرے، کیونکہ نکاح شرم وحیا اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے اور جس نوجوان کو نکاح کی استطاعت نہ ہو اسے لازم ہے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ جنسی ہیجان کا تدارک کرتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزہ جسم اور روح کے توازن کو برقرار رکھنے کا نام ہے۔ جسدِ انسانیت سے مادیت کے طوفان ہر آن اٹھتے رہتے ہیں اگر ان طوفانوں کے سامنے بند نہ باندھا جائے تو یہ خاکی بدن ہوئی وہوس کا مظہر بن کر رہ جائے، خواہشاتِ نفسانی اس قدر سرکش اور غالب ہو جائیں کہ انسان ان پر کنٹرول نہ کر سکے۔ لہٰذا خداوندِ کریم نے ضبطِ نفس اور مادیت کے غلبے سے بچانے کے لیے روزے جیسی عظیم عبادت کا انعام اسے عطا فرمایا تاکہ اس کی روح اور جسم میں توازن برقرار رہے اور نفسِ انسانی مطیع ومنقاد ہو کر خدا کی یاد میں مگن رہے۔

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ مذکورہ بالا حدیث سے یہ مطلب ہرگز اخذ کرنا چاہیئے کہ اسلام رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے اور بدھ مذہب یا ہندومت کی طرح نفس کشی کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس حدیث کے بارے میں فقہاء کا استدلال یہ ہے کہ روزے سے انسان خوراک کی ایک متناسب مقدار پر قناعت کرنے پر مجبور رہتا ہے جس سے اس کے بدن میں کمزوری تو ضرور آتی ہے جو بدن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنسی تحریک کی مدافعت کا باعث بنتی ہے لیکن غذا کی کمی اسلام کا نشانہ نہیں۔ اسلام یہ سبق نہیں دیتا، کہ انسان ایسی ضروری غذا سے بھی اپنے آپ کو محروم کرے جس سے اس کی صحت کا دیوالیہ نکل جائے۔ غذا کو اس حد تک کم کر دینا جو بدن میں قوت و توانائی برقرار نہ رکھ سکے یا ایسی ریاضت یا محنت شاقہ جس میں بدن ٹوٹ ٹوٹ جائے، ریاضت یا عبادت نہیں بلکہ وہ ایک سزا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے، وہ نہیں چاہتا کہ انسان اپنے آپ کو خواہ مخواہ ہلاکت کے سپرد کر دے۔ اسی لیے فرمایا:

"لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ" ــــــــ کہ تم اپنی جانوں کو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ ڈالو۔

دوسری جگہ فرمایا:

"يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ"

وہ (خدا) تمہیں سہولت دینا چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

پھر رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"المومن القوی خیر و احب الی اللہ من المومن الضعیف و فی کل خیر"

کہ طاقتور مومن خدا کو نحیف و نزار مومن سے زیادہ محبوب ہے اور ان دونوں میں بھلائی ہے۔

پس روزے کا مقصد یہ نہیں کہ اس سے جنسی جذبات کا خاتمہ مقصود ہے بلکہ روزہ تو ایک ایسی پوشیدہ عبادت ہے جس کا ظاہرداری سے کوئی تعلق نہیں، اس کی اہمیت بھوک پیاس سے نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے انسان ہر قسم کی خواہشات نفس سے بیزار رہے، خطاؤں سے اجتناب کرے، اپنے نفس کی اصلاح اور اس کی پاکیزگی و طہارت پر کمربستہ رہے تاکہ روزہ اس تقوٰے کو حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے جس کے لیے یہ فرض کیا گیا ہے۔

روزہ مشکل مہمات میں ثابت قدم رہنے میں بھی مدومعاون ہے۔ روزے کا مقصد ضبطِ نفس ہے اور ضبطِ نفس اصل جہاد ہے۔ اگر انسان میں بھوک پیاس برداشت کرنے کی ہمت پیدا نہ ہوگی تو وہ مشکلات کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اسلام میں جہاد بھی ایک فرض اور ایک عبادت ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لیے بلند حوصلہ، استقامت اور مہم جوئی کی خصوصیات مطلوب ہیں، ہر قسم کے تلخ اور تند موسم میں سفر کرنے والے مجاہدوں کے لیے صبر اور بھوک پیاس برداشت کرنے کی عادت ایسی صفات ہیں کہ ان کے بغیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد صحیح معنوں میں مجاہد نہیں کہلا سکتا۔ آنحضرتؐ نے ننگے پاؤں چلنے کی مشق کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ مسلمان کی زندگی میں ایسے حالات بھی رونما ہوسکتے ہیں جہاں اسے جسمانی مشقتیں برداشت کرنا پڑیں یا فاقہ کشی کی نوبت آئے، موسم گرم ہو یا سرد، دن ہو یا رات، سفر ہو یا حضر، مجاہدینِ اسلام کو ہر حال میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے روزہ مجاہدین کی جسمانی تربیت اور فوجی ٹریننگ کا ذریعہ بھی ہے۔ تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ غازیانِ صف شکن کئی کئی فاقے کی صعوبتیں جھیلتے ہوئے بھی دشمن کے سامنے ڈٹے رہتے۔ جنگ خندق کے موقع پر صحابہ کرام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تین روز سے فاقہ تھا مگر اس کے باوجود حوصلے بلند اور ولولے جوان تھے۔ اور یہ کیسا عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں نے بڑے بڑے معرکے رمضان کے مہینے میں ہی سر کیے۔ کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ غزوۂ بدر رمضان المبارک میں ہی سر ہوا۔

روزے کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ روزہ ایک مسلسل عبادت ہے اور روزہ دار سحری سے غروب آفتاب تک کا سارا وقت خدا کی عبادت میں بسر کرتا ہے۔ ایک نماز پڑھ لینے کے بعد ممکن ہے آپ دوسری نماز تک یادِ خدا سے غافل ہو جائیں۔ کاروبارِ حیات میں غفلت انسان کو خدا سے دور رکھے مگر روزہ رکھ لینے کے بعد اگر آپ زبان سے خدا کو یاد نہ کریں تو بھی آپ خدا کی عبادت میں تصور کیے جائیں گے اگرچہ تجربہ اور مشاہدہ یہی ہے کہ روزہ دار سحر سے لے کر افطار تک ہر لمحہ اور ہر گھڑی خدا کی یاد میں مگن رہتا ہے کیونکہ جب اس کے دل میں یہ احساس جاگ اٹھتا ہے کہ وہ خدا کی خوشنودی کی خاطر بھوک پیاس کو برداشت کرنے کی پابندی قبول کر چکا ہے تو وہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ اس کا کوئی بھی لمحہ یادِ خدا سے غفلت میں بسر نہ ہو۔ چہ خوب ؂

صرفِ عصیاں ہوا وہ لحظۂ عمر
جو تری یاد میں بسر نہ ہوا

اطاعت کا اصل مقصود ہی خدا کی یاد ہے اور اس کی یاد ہی اس کی اطاعت کی اساس ہے اور یادِ خدا انسان کو تمام برائیوں سے روک دیتی ہے ——— اس عبادت کا یہی اہم تقاضا ہے کہ ہم دن بھر کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اس عبادت کی رُوح زخمی ہو۔

یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ صرف کھانے پینے سے رک جانا ہی "روزہ" نہیں کہلاتا بلکہ روزے کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ ہم نہ صرف کبیرہ گناہوں سے رک جائیں بلکہ لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، چھینا جھپٹی، غیبت، جھوٹ اور مکروفریب جیسی حرکاتِ شنیعہ سے بھی باز آجائیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یجھل وان جھل علیه احد فلیقل انی امرؤ صائم"

کہ جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اسے بدزبانی، کج روی اور جہالت سے باز رہنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص روزے دار کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے کہہ دینا چاہیئے، میاں! میں تو روزے سے ہوں۔

ایک جگہ آپؐ نے فرمایا:

"الصیام جُنة من النار کجُنة احدکم من القتال مالم یخرقھا بکذب وغیبة"

کہ جس طرح میدانِ جنگ میں دفاع کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔ روزے تمہارے لیے اسی طرح آگ کے لیے ڈھال ہیں۔ جب تک کہ انسان اس ڈھال (روزہ) کو جھوٹ اور غیبت سے توڑ نہ ڈالے۔

آنحضرتؐ نے ہی ایسے روزے دار کے متعلق فرمایا:

"رب صائم لیس له من صیامه الا الجوع ورب قائم لیس له من قیامه الا السھر" ——— کہ کتنے روزے دار ہیں جن کے حصے میں ان کے روزے سے صرف بھوک آتی ہے اور کتنے شب بیدار ہیں جنھیں بیداری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ان گزارشات کے پیشِ نظر روزے کی اہمیت کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ بدبخت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کی فضیلتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"علیکم بالصوم فانه لا مثل له" ——— تم پر روزہ رکھنا فرض ہے کہ روزے جیسی عبادت کی کوئی مثال نہیں۔

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

"من افطر یوما من رمضان من غیر عذر ولا مرض لم یقضه صیام الدھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان صامہ"   ــــــ جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی (شرعی) عذر یا بیماری کے ترک کیا تو وہ قیامت تک بھی لگاتار روزے رکھتا رہے تو اس روزے کی قضا ادا نہیں ہو سکتی۔

روزہ کی فضیلت:

جب ہم روزے کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو دو چیزیں ذہن میں ابھرتی ہیں۔ بعض لوگ رمضان کی فضیلت اور روزے کی فضیلت کو ہم معنے سمجھتے ہیں، لیکن اگر بنظر غائر قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ماہِ رمضان کی فضیلت ایک الگ پہلو ہے اور روزے کی فضیلت ایک جدا موضوع ہے۔ ہم رمضان کی فضیلت کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔ یہاں صرف روزے کی فضیلت یا روزہ رکھنے والے کی عزت و عظمت پر بحث کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جس طرح "رمضان" تمام مہینوں سے افضل ہے اسی طرح روزہ بھی عبادات میں افضل ترین نہیں تو افضل تر ضرور ہے۔ روزہ دار کی جو قدر و منزلت خدا کی نگاہیں ہے اسے حدیث کے الفاظ ہی میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک"

ابن آدم ہر عمل اپنے لیے کرتا ہے مگر روزہ صرف میری خاطر رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک و عنبر سے بھی زیادہ فرحت افزا ہے۔

مسلم شریف میں الفاظ اس طرح ہیں:

"ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک"

ذرا غور کیجئے کہ وہ خالق و مالک، وہ جبار و قہار اپنے حقیر بندے کی کتنی تعظیم کرتا ہے کہ ہمارے منہ کی بو بھی اسے کستوری سے زیادہ پاکیزہ معلوم ہوتی ہے۔

روزے دار کی دوسری فضیلت آپ نے یہ فرمائی:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"للصائم فرحتان يفرحهما، اذا افطر فرح واذا لقى ربه فرح بصومه"

روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ پہلا موقع تو وہ ہے جب ہر شام وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اسے ایک خاص روحانی خوشی ہوتی ہے۔ اور دوسرا موقع وہ ہے کہ جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے بہت خوش ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نمازی کو جنت میں داخل ہونے کے لیے "باب الصلوٰۃ" سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے "باب الجہاد" سے ندا دی جائے گی۔ جو شخص روزے دار ہے اسے "باب الریّان" سے پکارا جائے گا۔ جو صاحب الصدقہ ہے اسے "باب الصدقہ" سے جنت میں داخلے کی دعوت دے جائے گی۔"

سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریّان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزے دار جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو اس دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ فرشتے پکاریں گے روزے دار کہاں ہیں؟ روزے دار اس آواز کو سن کر جنت میں داخل ہونے کے لیے اس دروازے کی طرف بڑھیں گے اور جب روزے دار جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ پھر کوئی شخص اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا۔

قارئین کرام! روزے کی فضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ قیامت کے دن روزے داروں کو امتیازی حیثیت سے جنت میں بھیجا جائے گا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما من عبد يصوم يوما فى سبيل الله الا باعد الله بذالك اليوم وجهه عن النار سبعين خريفا"

کہ جو شخص لوجہ اللہ ایک دن کا روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک روزے کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر برس مدت کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔

اس سے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ اگر ایک روزہ رکھنے والا آگ سے اس قدر دور مسافت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہو سکتا ہے تو رمضان المبارک کے سارے روزے رکھنے والا کس قدر عظیم ثواب اور انعام کا مستحق ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه"

کہ جس شخص نے ایمان اور ایقان کی دولت سے سرشار ہو کر رمضان کے روزے پورے کر لیے اس کے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔

ایک جگہ آپؐ نے فرمایا:

"فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه"

کہ جس نے رمضان کو ایمان اور احتساب سے پورا کر لیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح بری ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔

روزے دار کے لیے یہ خوش خبری کس قدر عظیم ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے دس دن خدا تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہیں "اوّله رحمة" ——— اگلے دس دن اس کی مغفرت کے لیے مقرر ہیں "اوسطه مغفرة" ——— اور آخری دس دن دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا پروانہ ہیں "آخره عتق من النار"

یہ فضیلت بھی روزے دار کے حصے میں آئی ہے کہ ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ایک رات ایسی ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے "لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" ——— وہ لوگ جو تنومند اور توانا ہو کر بھی روزہ رکھنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں کتنے بدبخت اور بدنصیب ہیں کہ وہ اس رات کی فضیلتوں سے اپنی جھولیاں نہیں بھرتے اور کتنے خوش نصیب اور بامراد ہیں وہ روزے دار جو اس رات کے انوار اپنے سینوں میں سمیٹ لینے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ وہ رات ہے جس رات جبرائیلؑ اپنے لاؤ لشکر سمیت بندگان خدا کو اپنے آقا کے حضور سربسجود دیکھنے کو زمین پر اتر آتے ہیں "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ" ——— اس رات کی فضیلت کوئی صاحب دل ہی بتا سکتا ہے "سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" کہ فجر کا نور طلوع ہونے تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

رات کی تنہائیوں میں کیونکہ آقا و غلام ہمکلام ہوتے ہیں اور آقا اپنے غلاموں پر رحمت اور برکت کی کون سی بارشیں نازل کرتا ہے یہ سب راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ ہم تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ روزے دار وں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے رمضان میں اس رات سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔

روزہ کیسی عبادت ہے کہ یہ خود بھی فضیلت ہے اور اس کی افطاری بھی فضیلت ہے۔ آنحضرتؐ کا فرمان ہے:

"من فطر فیه صائما کان مغفرة لذنوبه و عتق رقبته من النار و کان له مثل اجره غیر ان ینقص من اجره شیئا قالوا یا رسول الله لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا الثواب من فطر صائما علی تمرة او شربة ماء او مذقة لبن"

کہ جس نے کسی روزے دار کی افطاری کا انتظام کیا تو یہ افطاری اس کے گناہوں کے لیے بخشش اور اسے دوزخ سے بچانے کا ذریعہ ہوگی اور جس کی افطاری کروائی گئی، اور جس نے افطاری کروائی ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہؓ نے گزارش کی، اے اللہ کے رسولؐ ہم سب کو تو کسی کی افطاری کا اہتمام کرنے کی توفیق نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، خدا یہ ثواب اس شخص کو بھی برابر عطا کرتا ہے جو ایک کھجور، پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کی ایک چُلی سے کسی کا روزہ افطار کروا دے۔

ایک جگہ فرمایا:

"من اسقی صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة"

کہ جو شخص کسی روزے دار کو جی بھر کر پانی پلا دے (یا پُر تکلف افطاری کا اہتمام کرے) تو خدا تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے اس طرح سیراب کریں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس محسوس نہ ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانه برکة فمن لم یجد فلیفطر علی ماء فانه طهور" ۔۔۔۔۔۔۔ کہ جب روزہ افطار کرنا چاہو تو کھجور سے افطار کرو کیونکہ یہ باعثِ برکت ہے۔ اگر کھجور میسر نہ آئے تو پانی سے چھوڑ لو، یہ باعثِ طہارت ہے۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے سعدؓ بن معاذ کے پاس روزہ افطار کیا اور فرمایا:

"افطر عندکم الصائمون و اکل طعامکم الابرار و صلت علیکم الملٰئکة"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے دعا کی۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ام عمارہ سے مخاطب ہو کر فرمایا :-

"ان الصائم تصلی علیہ الملائکۃ اذا اکل عندہ حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا" ـــــ کہ جب کچھ لوگ کسی روزہ دار کے ہاں روزہ افطار کریں تو فرشتے اس روزہ دار پر درود بھیجتے ہیں، جب تک وہ افطاری سے فارغ نہ ہو جائیں۔ یا جب تک افطاری والوں کا پیٹ نہ بھر جائے۔

ایک روایت میں ہے :

"الصائم اذا اکل عندہ المفاطیر صلت علیہ الملائکۃ"

خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو افطاری میں جلدی کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا :

"احب عبادی الیّ اعجلہم فطراً"

ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر" ـــــ لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔

ایک جگہ فرمایا : "لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر" ـــــ کہ یہ دین اس وقت تک دوسرے تمام دینوں پر غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے ـــــ!

اب تصور کیجئے کہ خدا نے ہمیں روزے کا حکم دیا مگر ساتھ ہی اس کی منشا یہ ہے کہ اس کے بندے حد سے زیادہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ لہٰذا اس آسانی اور سہولت کو بھی ایک انعام قرار دیا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ افطاری میں جلدی ہی اصل بھلائی اور نیکی کی راہ ہے۔ روزہ جلدی افطار ہم کریں، اپنی پیاس ہم بجھائیں اور ساتھ اس کی رحمت اور برکت کے مستحق قرار پائیں۔

قارئینِ محترم! روزے کی فضیلتوں کا بیان کہاں تک کیا جائے۔ روزہ خود بھی برکت، اس کے لیے سحری کھانا بھی برکت اور روزہ افطار کرنا بھی برکت ہے۔ سحری اور افطار کی خوراک اگرچہ ویسی ہی ہوتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ہمارے روزمرہ کے معمولات میں داخل ہے مگر روزے دار کے لیے یہ بھی باعثِ فضیلت بن جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"تسحروا فان فی السحور برکة" "تم سحری ضرور کھایا کرو کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

ایک جگہ فرمایا: "استعینوا بطعام السحر علی صیام النهار"

کہ دن کا روزہ رکھنے کے لیے سحری کے کھانے سے مدد لیا کرو۔

یہ بات بھی سحری کھانے کی ترغیب کے لیے کہی گئی ——— ایک جگہ فرمایا:

"علیکم بغداء السحور فانه هو الغداء المبارک"

کہ سحری تم پر لازم ہے کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے ——— ایک جگہ فرمایا:

"السحور کله برکة فلا تدعوه ولو ان یجرع احدکم جرعة من ماء فان الله عزوجل و ملائکته یصلون علی المتسحرین"

سحری کا کھانا پینا سب برکت ہے لہٰذا تم اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ انسان پانی کا ایک گھونٹ پی کر ہی سحری کیوں نہ کرے (یعنی اگر کھانے کی حاجت نہیں تو پھر بھی کم ازکم پانی کا ایک گھونٹ ضرور پی لینا چاہیئے) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

ذرا سوچیئے! کھانا ہم کھاتے ہیں ——— رب العزت کی انواع واقسام کی نعمتوں پر ہاتھ ہم صاف کرتے ہیں۔ مگر لذتِ کام ودہن اور زبان کے چٹخارے کے ساتھ ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کے سزاوار بھی گردانے جاتے ہیں" ——— الحمد للہ!

دل سے ایک صدا اٹھتی ہے ——— مولا یہ تیرا آتنا بڑا کرم ہے، یہ بے پایاں انعام، یہ تیری رحمتوں کے خزینے، یہ تیری برکتوں کی موسلا دھار برسنے والی بارشیں ——— ہم عاجز بندوں پر، ہم گنہگار اور پاپی انسانوں پر! ——— مولا تو کتنا عظیم ہے! ——— مولا تو کتنا کریم ہے! ——— مولا تو کیسا خالق ومالک اور آقا ہے؟ ہم نے دیکھا ہے کہ اس دنیا میں انسان دولت کے چند سکوں کی شہ پاکر انسان کو انسان نہیں سمجھتے ——— مگر تو قادرِ مطلق ہو کر بھی ——— علیٰ کل شیٔ قدیر ہو کر بھی، جبار وقہار ہو کر بھی ——— اپنے بندوں پہ درود بھیجتا ہے۔ تو ہی نہیں تیری نورانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق بھی ان بندوں پر درود بھیجتی ہے جو سحری کھا کر اپنے ہی پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ——— یہ تیرا کتنا بڑا کرم ہے کہ تو ان بندوں کو اپنے سلام اور درود کا مستحق جانتا ہے ——— جو سارا سال تیری یاد سے غافل رہتے ہیں۔

مولائے کریم! تو واقعی بڑا عظیم ہے۔ تو غفور رحیم ہے ——— مولا! یہی دعا ہے کہ تو ہمیں اپنے احکام کی پابندی اور اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین) اے اللہ! "رحمتی وسعت کل شیء" تیرا فرمان ہے ——— اے باری تعالیٰ! "رحمتی سبقت علی غضبی" تیرا ارشاد ہے۔ یا الٰہ العالمین! "انت مقصودی و رضاک مطلوبی"

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

دنیا

یہ نظم ذو قافیتین ——— (دو قافیہ والی) ہے ———

کمالِ فکر و دانش ہے زوالِ رغبتِ دنیا! — زوالِ فکر و دانش ہے کمالِ قربتِ دنیا
یہ دنیا ہے نہ کر اس میں ملالِ کلفتِ دنیا — غلط ہے راہِ دنیا میں خیالِ راحتِ دنیا
نہ لا لب پر کبھی اے دل! سوالِ ثروتِ دنیا — کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیالِ عشرتِ دنیا
خیالِ عشرتِ دنیا سے فتنے جاگ اٹھتے ہیں — انہیں فتنوں کا مظہر ہے زوالِ حشمتِ دنیا
وہ رہتے ہیں ہمیشہ شادماں اپنی فقیری پر — جنہیں ہے علمِ انجامِ جلالِ سطوتِ دنیا
محبت کر نہ دنیا سے کہ اس کو چھوڑ جانا ہے — رلائے گا دمِ رحلت مآلِ الفتِ دنیا
اگر ہے آج تیرے پاس تو کل ہے انکے ہاتھوں میں — ہمیشہ منقلب رہتا ہے حالِ دولتِ دنیا
جفا و جور و قہر و جبر مغروری و بدکاری — یہ ہیں ساری علاماتِ وبالِ ثروتِ دنیا

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے عاجز
سنبھل، اٹھ، جاگ اے محوِ جمالِ جنتِ دنیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ